رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ازالفضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | ۲۴ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۶۷

تحریک جدید کی اہمیّت اور اُس کے مطالبات

سادہ اور پُرمشقت زندگی

(از ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل)

۳۱- جولائی ۱۹۳۸ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ارشاد فرمودہ تحریک جدید کے جلسے ہر احمدی جماعت میں منعقد ہوں گے۔ یہ جلسے نہ صرف ہندوستان بلکہ بہت سے بیرونی ممالک میں بھی کئے جائیں گے۔ اور جماعت احمدیہ اپنے پیارے اور مطاع امام کی آواز پر لبیک کہتی ہوئی اپنے اس عہد کو تازہ کرے گی۔ جو اس نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتے وقت بدیں الفاظ کیا تھا۔ کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدم رکھیں گے۔ خدا تعالےٰ کے انبیا جب دُنیا میں مبعوث ہوتے ہیں۔ تو اہلِ دُنیا اپنی زندگی کے اصل مدعا کو فراموش کر چکے ہوتے ہیں۔ اپنے حقیقی خالق و مالک سے بے پروا ہو کر دُنیوی امور میں ہمہ تن مشغول ہوتے۔ اور ان پر فریفتہ ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ اپنے کسی برگزیدہ انسان کو ان کی رہبری اور راہ نمائی کے لئے مبعوث کرتا ہے تا ان کی زندگی میں ایک تبدیلی پیدا ہو وہ اپنے مقصدِ حیات کو سمجھ کر اللہ تعالےٰ کی اطاعت کریں۔ اور اپنی عبودیت کا اقرار کریں ؛

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"اہلِ تقوےٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وُہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقوےٰ کی ایک شاخ ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ غضب اس وقت ہو گا۔ جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں۔ یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے۔ کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۳۲)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو اپنے اندر سادہ زندگی بسر کرنے کی روح قائم رکھنے کی تلقین فرمائی ہے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے مطالبات میں سب سے پہلا مطالبہ یہ رکھا ہے۔ کہ جماعت کے احباب سادہ زندگی اختیار کریں۔ اور موجودہ مخالفانہ حالات کے پیش نظر یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ اپنی زندگیوں کو نہایت سادہ اور پُرمشقت بنایا جائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے صحابہ کا طریق اور اسوہ اختیار کیا جائے۔ یہی وُہ طریق ہے جس پر چل کر کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ پھر تحریک جدید کے مطالبات پر اگر غور کیا جائے تو یہ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ ہدایات کے ماتحت اور ان کی روشنی میں اللہ تعالےٰ نے یہ مطالبات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ جماعت سے کرائے ہیں۔ مثلاً مطالبہ اول میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جماعت سادہ زندگی بسر کرے۔ اور ایک ہی کھانا کھائے۔ اسی طرح لباس میں کفایت شعاری سے کام لے قرآن مجید میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کو صاف طور پر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو اپنی زندگیوں کو آرام طلبی سے بچاؤ۔ سادہ زندگی بسر کرو محنت و مشقت کے عادی ہو۔ اور ایک ہی کھانے پر قناعت کرو۔ چنانچہ سورۃ بقرہ کے رکوع ۶ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وظللنا علیکم الغمام و انزلنا علیکم المنّ والسلوٰی۔ کہ ہم نے موسےٰ کی قوم پر جنگلات میں بادلوں سے سایہ کر دیا۔ اور منّ اور سلوٰی کھانے کے لئے انہیں مہیا کیا۔ مگر انہوں نے اللہ تعالےٰ کی رضا کے ماتحت ایک کھانا کھانے اور چند روزہ مشقت برداشت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور فوراً چلا اُٹھے کہ یا موسیٰ لن نصبر علیٰ طعام واحد فادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الارض (بقرہ ع ۷) کہ اے موسےٰ ہم تو ایک کھانے پر صبر نہیں کر سکتے۔ اپنے رب سے دُعا کرو۔ کہ وُہ زمین کی پیداوار سے طرح طرح کی سبزیاں اور پھل دے ؛

جب اس ناشکرگزار قوم نے اس طرح بے صبری دکھائی۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت سے جی چرایا۔ تو خدا تعالیٰ نے بھی کامیابی کے دروازے اس پر بند کر دیئے۔ اور یہ احکام صادر فرمائے اهبطوا مصراً فان لکم ما سألتم وضربت علیهم الذلة والمسکنة۔ بہت اچھا اس شہر میں چلے جاؤ۔ جہاں عیش و عشرت اور تنعم کی زندگی بسر کر سکتے ہو۔ مگر یاد رکھو اس کا نتیجہ ذلت و نکبت کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ وہ کامیابی اور ترقی جو تمہارے لئے مقدر تھی۔ اس سے اب تم محروم کر دیئے گئے ہو۔

قرآن مجید کی ان آیات سے ثابت ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کو جب مخالفت کے طوفان کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب انہیں اپنی کمزور جماعت کو دنیا میں قائم کرنا ہوتا ہے۔ جب باوجود ناتوان ہونے کے اکناف عالم تک خدا تعالیٰ کے نام کو پہونچانا ہوتا ہے۔ تو ایسے وقت میں ضروری ہوتا ہے۔ کہ ان کی زندگیاں بالکل سادہ ہوں۔ اور محنت و مشقت کے وہ عادی ہوں۔ جب خدا تعالیٰ کی رضا کے ماتحت یہ طریق اختیار کیا جاتا ہے تب کامیابی و کامرانی حاصل ہوتی ہے

آج یہی مطالبات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے سامنے رکھے ہیں۔ کہ اپنی زندگیوں کو سادہ بناؤ۔ ایک کھانا کھاؤ۔ لباس میں سادگی اختیار کرو۔ اور خصوصاً احمدی مستورات لباس میں کمی اور سادگی اختیار کریں۔ گوٹہ کناری۔ فیتہ وغیرہ کو ترک کر دیں۔ سینما اور تماشوں کا دیکھنا چھوڑ دیں۔ آرائش و زیبائش کے خیال کو اپنے دل سے نکال دیں۔ تعلیمی اخراجات کم کریں۔ اور ادویات پر زیادہ روپیہ صرف نہ کریں۔ ہاں جہاں معذوری اور مجبوری ہو وہاں اس کی ممانعت نہیں پس یہ سکیم ہے جو جماعت کے سامنے ہے اور آج جبکہ تین سال اس پر گزر چکے ہیں۔ اس نے اس بات کا مشاہدہ کروا دیا ہے کہ یہ مطالبات واقعی جماعت کے لئے نہائت ضروری ہیں۔ اور جماعت کے اندر عملی طور پر شاندار تغیر واقع ہوا ہے۔ تنظیمی رنگ میں اس کی مضبوطی پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ اور جماعت میں ایک نیا جوش عمل پایا جاتا ہے۔ اس حالت میں ضروری ہے۔ کہ جماعت ان مطالبات کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اور پہلے سے اور زیادہ سرگرمی کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہو۔ وباللہ التوفیق

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۹ر جولائی ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۷۹۷	ایک صاحب	آگرہ	۸۰۸	کنیز فاطمہ صاحبہ	اجمیر
۷۹۸	غلام احمد صاحب	ضلع گورداسپور	۸۰۹	نسیم اللہ صاحبہ	"
۷۹۹	عبدالسلام صاحب	"	۸۱۰	سید ابرار حسین صاحب	بریلی
۸۰۰	مستری عزیز احمد صاحب	"	۸۱۱	سخاوت خان صاحب	مرشد آباد بنگال
۸۰۱	لال دین صاحب	ضلع گجرات	۸۱۲	کرامت علی صاحب	بارکپور "
۸۰۲	مہرالدین صاحب	" سیالکوٹ	۸۱۳	لعل دین صاحب	بارہ مولہ
۸۰۳	خادم حسین صاحب	"	۸۱۴	میا روڑا صاحب	پونچھ
۸۰۴	اکرام الدین صاحب	آگرہ	۸۱۵	قمرالدین صاحب	"
۸۰۵	محمد شفیع صاحب	"	۸۱۶	کاکا صاحب	"
۸۰۶	عبدالرحیم صاحب	ضلع گورداسپور	۸۱۷	نظام الدین صاحب	"
۸۰۷	شبیر حسین صاحب	"			

اخبار احمدیہ

وصیت میں اضافہ:۔ اہلیہ صاحبہ سید عبدالحی صاحب آف منصوری اپنی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی بجائے ۱/۹ حصہ کرتی ہیں۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

اعلان:۔ ملک محمد شفیع صاحب دوکاندار کو جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے لئے آڈیٹر مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

شکریہ احباب:۔ میرے لڑکے مبارک احمد کی وفات پر بہت سے احباب نے بذریعہ خطوط اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ میں فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ بذریعہ اخبار ایسے تمام احباب کی ہمدردی کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری قادیان

تبادلہ:۔ ملک نادر خان صاحب نائب تحصیلدار کھاریاں سے تبدیل ہو کر کہوٹہ میں تحصیلداری کے عہدہ پر گئے ہیں۔ اگرچہ آپ کا قیام کھاریاں میں صرف چند ماہ رہا۔ مگر اس قلیل عرصہ میں کھاریاں کی پبلک سے اپنے اعلیٰ اخلاق کے باعث خراج تحسین حاصل کیا۔ خاکسار فضل الٰہی از کھاریاں

درخواست ہائے دعا:۔ حمید احمد صاحب کلرک برما اپنی مشکلات کے ازالہ کے لئے۔ ابو البشیر محمد رحمۃ اللہ خان صاحب فارسیٹ گارڈ پانسچال متصل کشمیر اپنی تکالیف اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے نیز اپنے اہل و عیال کی روحانی ترقی اور صحت کے لئے۔ غلام محمد صاحب ایم۔ اے جڑانوالہ ضلع لائلپور اپنے لڑکے کی صحت کے لئے جو بعارضہ بخار بیمار ہے۔ محمد اسمٰعیل صاحب قادیان اپنے لڑکے کی صحت کے لئے مستری محمد اسمٰعیل صاحب دھلوی کلکتہ سے اپنے لڑکے حفیظ اللہ کی صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ ایم۔ اے ناظر اعلیٰ اور جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ علاقہ بیٹ ضلع گورداسپور تشریف لے گئے ہیں۔

آج بعد نماز مغرب جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل میں مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل نے ایک تقریر کی۔ جس میں فلسطین کے حالات بیان کئے۔

افسوس حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی پوتی اور شیخ ابراہیم علی صاحب کی لڑکی مریم بیگم کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد قریباً چودہ سال کی عمر میں آج فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون بعد نماز عشاء نماز جنازہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھائی۔ ہم اس صدمہ میں خاندان عرفانی سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

کیا گورو گوبند سنگھ جی کے بچّے دیوار میں چُنائے گئے؟

منافرت انگیز طریق عمل

سکھوں کا شاید ہی کوئی دیوان یا جلسہ ایسا ہو جس میں شاہانِ اسلام کے خلاف زہر نہ اُگلا جاتا ہو ۔ اور کوئی بُرے سے بُرا لفظ نہیں ۔ جو ان کے خلاف استعمال نہ کیا جاتا ہو ۔ کہیں گورو ارجن صاحب ۔ اور کہیں گورو تیغ بہادر صاحب کے قتل کے افسانے ۔ اور کہیں گورو گوبند صاحب کے بچّوں کا دیوار میں چنائے جانے کا فرضی قصہ بیان کر کے منافرت پیدا کی جاتی ہے اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے ۔ کہ مسلمانوں نے کسی سکھ گورو پر کوئی زیادتی کی ۔ تو اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ کہ بندہ بیراگی کے ساتھ مل کر سکھوں نے مسلمانوں پر بے حد مظالم کئے ۔ حتے کہ قتل وغارت کیا ۔ لوٹا ۔ اور تلوار کے گھاٹ اُتارا ۔ مسلمانوں کی لاشوں کو قبروں سے نکال کر جلایا ۔ ہم اس سے بھی زیادہ شرمناک مظالم کا ثبوت سکھوں کی مستند تواریخی کتب سے پیش کر سکتے ہیں ۔ لیکن ہم جانتے ہیں ۔ کہ اس کا نتیجہ سوائے منافرت کے اور کوئی نہیں نکل سکتا ۔ حضرت اورنگ زیب ۔ اور گورو گوبند سنگھ جی اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ۔ اب اُن کی طرف فرضی داستانیں منسُوب کر کے جلسوں میں بیان کرنا بچوں کے قاعدوں میں ایسی اشتعال انگیز تصاویر بنانا جن میں دکھایا گیا ہے کہ مسلمان گورو صاحب کے چھوٹے بچے دیوار میں چُن رہے ہیں اور قاضی ان کو مسلمان بننے کا وعظ کر رہا ہے ۔ اس کے صاف یہی معنے ہیں ۔ کہ بچوں کے دلوں میں شروع سے ہی مسلمانوں کے خلاف جذبۂ نفرت پیدا کیا جائے ۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا ۔ کہ ملک کی موجودہ فضا میں سکھ گورو صاحبان کے شاہانِ اسلام سے اچھے اور خوشگوار تعلقات بیان کئے جاتے ۔ جن سے سکھ تاریخ بھری پڑی ہے :۔

مُسلمان حکمرانوں کے خوشگوار تعلقات گوُرو صاحبان سے

گورو ارجن صاحب کا امرت سر کی ہر مندر صاحب کا بنیادی پتھر[1] حضرت میاں میر صاحب جو مسلمانوں میں ایک بزرگ تسلیم کئے جاتے ہیں سے رکھوانا ۔ اسی طرح گورو امر داس صاحب کا گنگا اشنان کرنے جانا ۔ اور محصول دینے سے انکار کرنے پر بادشاہ کا معاف کر دینا[2] ۔ اور گورو امر داس صاحب کو بارہ گاؤں کی زمین عطا کرنا[3] ۔ چندو لال کے شکایت کرنے پر گورو گرنتھ صاحب کا شاہی دربار میں پیش ہونا ۔ اور بادشاہ کا اکیاون[5] مُہر نذر دینا ۔ اور پانچ سکھوں کو قیمتی دوشالے عطا کرنا ۔ اور خود گورو صاحب کو خلعت بھیجنا[4] ۔ اور گورو صاحب کی سفارش پر سارے پنجاب کا مالیہ معاف[1] کر دینا جس سے گورو صاحب کے مشن میں ترقی اور لوگوں کی عقیدت[5] کا بڑھنا ۔ چھٹے گورو سری گورو ہر گوبند صاحب کو ۵۰۰ روپے روزانہ لنگر کے لئے مقرر کرنا ۔ بلکہ خود بادشاہ کا ان کو اپنے ساتھ شکار دکھلانا ۔ کشمیر اپنے ساتھ لے جانا ۔ اور راجپوت راجوں اور رئیسوں سے نذریں دلوانا ۔ اور گوالیار کے قلعہ سے واپسی پر گورو صاحب کے کہنے سے باون باغی راجوں کو رہا کر دینا ۔ اور پانچ عمدہ گھوڑے جن پر سونے چاندی کی کاٹھیاں ہتھیں ۔ جڑاؤ دستہ کی تلوار پانچ ہزار کی خلعت ۔ جس میں موتی مالا ۔ جڑاؤ کنٹھا ۲۱۰۰ ۔ اکبری مہریں ۔ اور بھائی جیٹھے ۔ پیر ٹے ۔ کلیانے وغیرہ سکھوں کو قیمتی دوشالے عنایت کرنا ۔ بلکہ خود گورو صاحب کو سات توپیں ۔ ایک ہزار سوار یا پیادہ دے کر پنجاب کے حاکموں پر نگران مقرر کرنا ۔ حضرت پیر بُدھو شاہ صاحب کا دو ہزار پا پیادہ فوج لے کر گورو گوبند سنگھ صاحب کی مدد کو آنا ۔ امنی خان ۔ غنی خان ساکن ماچھیواڑہ کا اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے گورو صاحب کو اپنے گھر چھپانا ۔ ہر طرح کی مصیبت اٹھا کر گورو صاحب کی جان بچانا وغیرہ واقعات بیان کر کے سکھ مسلم اتحاد قائم کیا جاتا ۔ چونکہ گورو گوبند سنگھ جی کے بچوں کو دیوار میں چنائے جانے کی ذمہ داری بھی مسلمانوں پر عائد کی جاتی ہے ۔ اس لئے اس وقت میں اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں :۔

دیوار میں چنائے جانے کی کہانی

گیان سنگھ صاحب گیانی اپنی کتاب تواریخ گورو خالصہ میں لکھتے ہیں :۔

" دوسرے روز صوبہ دار سر ہند نے ہر دو صاحبزادگان کو سر دربار بلا کر کہا کہ تم دینِ اسلام قبول کر و ۔ ورنہ قتل کئے جاؤ گے ۔ جس پر زور آور سنگھ نے جواب دیا ۔ کہ کیا مسلمان بن کر دنیا میں ہمیشہ رہیں گے ....

دوسرے دن پھر بُلا کر ان کو کہا ۔ اے کم بخت لڑکو ۔ تم کو بڑے بڑے عہدہ و خلعت بادشاہ سے دلائیں گے اور خاندانوں میں شادیاں کرا دیویں گے جاگیریں ملیں گی ۔ تم ہمارا کہا مان جاؤ ۔ اور دینِ اسلام قبول کر و ۔ لیکن بچوں نے ایک نہ مانی ۔ اور اپنا عقیدہ ترک نہ کیا ۔ اس پر ان کو دیوار میں چن دیا گیا " (صفحہ ۱۷۶ و صفحہ ۱۷۷)

کہانی میں غلط بیانی

اسلام میں مذہب کے لئے جبر جائز نہیں ۔ اور نہ ہی زبردستی کسی کو مسلمان بنانے کی اجازت ہے ۔ پھر نابالغ بچوں کو جن کی عمر ۷ ۔ اور ۹ برس کی ہو مسلمان بننے کے لئے مجبور کرنا مضحکہ خیز بات ہے ! غور کا مقام ہے ۔ کہ بقول گیانی گیان سنگھ صاحب جو شخص ان نابالغ بچوں کو مسلمان بنانے اور انکار کرنے پر دیوار میں چنا دینے کا حکم صادر کر رہا تھا ۔ اس کے پاس دیوان سُچیدا نند جیسا عاقل اور بالغ ہندو بھی تو تھا ۔ اسے اس نے کیوں مجبور نہ کیا ۔ قتل یا دیوار میں چنے جانے کا ڈر نہ دیا ۔ بلکہ ملازمت سے جواب تک دینے کی دھمکی نہ دی ۔ اسی طرح گنگو برہمن کو جس نے بقول سکھ اصحاب گورو صاحب کے بچے پکڑوائے تھے ۔ جبر سے مسلمان بنانے کی کوشش نہ کرنا بتلاتا ہے ۔ کہ بات سراسر غلط اور بے بنیاد ہے :۔

پھر یہ بات بھی غیر معقول ہے ۔ کہ سات یا ۹ برس کے بچوں کو عہدہ و خلعت اور اعلٰے خاندانوں میں شادی کا لالچ دے کر مسلمان بنانے کی کوشش کی گئی ہو ۔ جبکہ ان باتوں کے متعلق ان میں کوئی احساس ہی نہ تھا ۔

بس ماننا پڑتا ہے ۔ کہ یہ سارے کا سارا قصہ بناوٹی[1] اور سکھوں اور مسلمانوں میں خطرناک پھوٹ پیدا کرنے کے لئے گھڑا گیا ۔ اور اس کا نتیجہ وُہی ہوا ۔ جو ہونا چاہیئے تھا ۔ چنانچہ گیانی گیان سنگھ کا بیان ہے کہ جب سکھوں نے زور پکڑا ۔ تو سرہند کی ایک ایک اینٹ جدا کر دی گئی ۔ اور زمین کے برابر کر دیا گیا ۔ یہاں تک کہ سمت ۱۹۲۸ بکرمی میں مہاراجہ مہندر سنگھ بہادر والیٔ ریاست پٹیالہ نے محکمہ ریلوے کے ہاتھ فروخت کر کے وہاں کی قبروں کی اینٹیں بھی اکھڑوا کر ستلج کے پار پہنچا دیں " (دیکھو تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۸۱)

---

[1] تواریخ گورو خالصہ مصنفہ گیان سنگھ صفحہ ۹۲ و ناواں تے تھاواں در کوش مصنفہ ماسٹر متاب سنگھ صفحہ ۵۳)

[2] دیکھو تواریخ گورو خالصہ مصنفہ گیان سنگھ

[3] تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۶۳۹ ۔

اگر بفرض محال ہم مان بھی لیں کہ گورو صاحب کے دو چھوٹے صاحبزادے صوبیدار سرہند نے دیوار میں چنائے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ اس کا ذکر دسم گرنتھ میں ہوتا۔ کیونکہ بچوں کے قتل یا دیوار میں چنائے جانے کا واقعہ سمہ ۱۷۶۲ بکرمی میں بیان کیا جاتا ہے۔ اور دسم گرنتھ صاحب گورو صاحب کی وفات کے بعد بھائی متی سنگھ نے جمع کیا جس میں بقول سکھ حضرات ظفر نامہ دسویں پادشاہی موجود ہے۔ سکھ مورخوں کا بیان ہے۔ کہ یہ ظفر نامہ وہ چٹھی ہے۔ جو گورو گوبند سنگھ صاحب نے اورنگ زیب عالمگیر کو لکھی۔ چنانچہ اس میں بادشاہ کے دیوان و بخشی اور سپہ سالار کی شکائتیں مرقوم ہیں۔ اور یہ شعر ؎

چہا شد کہ چوں بچگاں کشتہ چار
کہ باقی بماند است پیچید مار

موجود ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ کیا ہوا اگر میرے چار بیٹے مارے گئے۔ میں کنڈل والا سانپ موجود ہوں بھی درج ہے۔ لیکن صوبیدار سرہند کی کوئی شکائت درج نہیں۔ کہ اس نے میرے دو بیٹے دیوار میں چنا دیئے بلکہ عام بات ہے کہ میرے چار بیٹے مارے گئے ہیں۔ ان میں سے دو بیٹے تو خود گورو صاحب نے چمکور کے جنگ میں بھیجے۔ جو وہاں مارے گئے۔ اس پر تمام سکھ مورخوں کو اتفاق ہے۔ اور باقی دو چھوٹے بچوں کے قتل کا الزام صوبیدار سرہند پر لگایا جاتا ہے۔ لیکن ظفر نامہ میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ صوبیدار کا بچوں کو مروانے کا افسانہ بعد کی اختراع ہے۔

متذکرہ بالا شعر کا ترجمہ۔ بعض سکھوں نے یہ بھی کیا ہے۔ کہ تو نے میرے چار بچے مروا ئے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر بہتان ہے۔ اورنگ زیب نے بچوں کو قتل نہیں کرایا۔ اور نہ اس کا ثبوت کوئی شخص تا قیامت پیش کر سکتا ہے۔

پھر گورو مہاراج کا بادشاہ کو بچے کے مارے جانے کا طعنہ دینا کیا معنے رکھتا ہے۔ اگر کہا جائے۔ کہ کسی افسر کا فعل حکومت کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ تو بھی بات درست نہیں۔ کیونکہ دو بچے تو خود گورو صاحب نے چمکور کے جنگ میں مروائے۔ بلکہ پانی تک پینے کو نہ دیا۔ پس نہ تو صوبیدار نے بچوں کو دیوار میں چنایا۔ اور نہ ہی اورنگ زیب نے قتل کروائے۔ بلکہ ان کی موت کسی اور وجہ سے ہے۔

اورنگ زیب کی تعریف

اگر بچوں کو صوبیدار نے دیوار میں چنایا ہوتا جس کی وجہ سے عالمگیر اورنگ زیب پر الزام عائد کیا جا سکتا ہے۔ یا خود حضرت اورنگ زیب نے قتل کروائے ہوتے۔ تو وہ شخص جس کے بچوں کے قتل کی ذمہ واری کسی پر عائد کی گئی ہو۔ اس کے تعریفی قصیدے نہیں لکھا کرتے۔ پس اگر گرو صاحب کے بچوں کے قتل یا دیوار میں چنے جانے کی ذمہ واری حضرت اورنگ زیب پر عائد ہوتی۔ تو گورو صاحب ان کی تعریف میں ایک لمبا چوڑا قصیدہ بنام ظفر نامہ تحریر نہ کرتے۔ بلکہ اس کی مذمت کرتے بددعائیں دیتے۔ لیکن معاملہ برعکس ہے لکھا ہے۔

خوشش شاہ شاہانِ اورنگ زیب
کہ چالاک دست است چابک رکیب
کہ ترتیب دانش بتدبیر تیغ
خداوند دیگ و خداوند تیغ
چہ حسن الجمال است روشن ضمیر
خداوند ملک است صاحب امیر
کہ روشن ضمیر است حسن الجمال
خداوند بخشندۂ ملک و مال
کہ بخشش کبیر است در جنگِ کوہ
ملائک صفت چوں ثریا شکوہ
شہنشاہ اورنگ زیب عالمین
کہ دارائے دور است دور ائے دین

ترجمہ۔ شہنشاہ اورنگ زیب آپ کیا اچھے پادشاہ ہیں۔ اور ہاتھ کے کیسے چست کیسے اچھے شہسوار ہیں۔ ترتیب میں دانا اور جنگ میں مدبر ہیں۔ روٹی کے مالک اور تلوار کے دھنی ہیں۔ ظاہری صورت اور باطنی سیرت سے بہرہ ور ہیں۔ ملک کے مالک اور آقا و امیر ہیں۔ روشن ضمیر اور صاحب حسن و جمال ہیں۔ اور ملک و مال کے بخشنے والے ہیں۔ آپکی بخشش بھی بڑی ہے۔ اور جنگ میں آپ چٹان کی طرح ہیں۔ فرشتہ صفت اور آسمانی مرتبہ رکھتے ہیں۔ شہنشاہ اورنگ زیب جہانوں کی زینت ہیں۔ زمانہ کے فرمانروا اور دین کی آرائش ہیں۔

پھر اس ظفر نامہ میں لکھا ہے۔

شہنشاہ را بندۂ چاکریم
اگر حکم آید بجاں حاضریم
اگرچہ بیاید بفرمانِ من
حضورت بیارم ہمہ جان تن

ترجمہ۔ اے شہنشاہ ہم آپ کے چاکر بندہ ہیں۔ اور حکم ہو تو جان سے حاضر ہیں۔ اگر مجھے فرمانِ شاہی آئے۔ تو میں حضور کی خدمت میں جان و تن سے کر حاضر ہوں گا۔

خاکسار گیانی واحد حسین

غیر ممالک میں تبلیغ احمدیت

سماٹرا اور سیرالیون میں اشاعت اسلام کے متعلق جدوجہد

مبلغ میدان (سماٹرا) مولوی محمد صادق صاحب تحریر کرتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ یعنی ۲۴ر اپریل سے ۲۳ر مئی تک کے عرصہ میں ۳۲ غیر احمدی نفوس کو تبلیغ کی گئی۔ تین عیسائی اور سکھ اصحاب سے بھی مذہبی گفتگو ہوئی۔ بعض غیر احمدی و سکھ دوست باقاعدہ "الفضل" کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور ۱۵-۱۵ دن کے اکٹھے پرچے مطالعہ کے لئے لے جاتے ہیں۔ اللہ تعالٰے انکا شرح صدر فرمائے آمین۔ تین نفوس احمدیت سے مشرف ہوئے اللھم زدفزد تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ہر روز درس قرآن یا درس حدیث ہوتا ہے۔ بچوں کو قرآن کریم اور عربی کی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ بڑوں کو تفسیر قرآن کا باقاعدہ سبق دیا جاتا ہے مسلسل کئی کئی گھنٹے تک احمدی دوستوں سے مختلف مسائل پر مذہبی گفتگو ہوتی رہی بعض اوقات تو ساری ساری رات اسی طرح دینی مجلس قائم رہی۔ بذریعہ تحریر بعض احمدی احباب کے خطوط کا جواب دیا۔ اس عرصہ میں علاوہ خطبات جمعہ کے تین تقریریں ہوئیں۔ بعض تقریروں کے بعد سامعین کے سوالات کا جواب بھی دیا جاتا رہا۔ بعض اخبار نویسوں سے ملاقات کی۔ ۵۴ روپے تحریک جدید کا چندہ بھجوایا گیا۔ میدان ٹنگی۔ پیرک وغیرہ مقامات کا دورہ کیا گیا۔

مولوی نذیر احمد صاحب انچارج تبلیغ سیرالیون و گولڈ کوسٹ اپنے ہیڈ کوارٹر فری ٹاؤن سے ۲۷ر اپریل تا ۶ر جون کی رپورٹوں میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں بیس معززین کو پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ احمدیت کی گئی۔ بعض تعلیم یافتہ احباب سے اس اثناء میں ایک سے زیادہ بار ملاقات کی گئی۔ ان معززین میں اکثر غیر احمدی شامی مسلمان تھے۔ جن کے ساتھ عربی میں گفتگو کی گئی۔ البتہ تین چار عیسائی احباب بھی تھے۔ بعض غیر احمدی نوجوانوں نے عربی پڑھنی شروع کی ہے۔ جس کے ذریعہ تبلیغ کا حلقہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔

اس عرصہ میں چار تبلیغی لیکچر فری ٹاؤن کے بڑے ہال میں دیئے۔ جن میں حاضری تسلی بخش تھی۔ جن کے متعلق ریڈیو اور اخبار گارڈین کے ذریعہ پبلک اعلان کر دیا گیا تھا۔ اور چار لیکچر تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں دیئے۔ انصار اللہ کو وفات مسیح کے دلائل یاد کرائے۔ ۲ نفوس احمدیت سے مشرف ہوئے۔ اللھم زدفزد احباب کرام اپنے مجاہد بھائی کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ کیونکہ عنقریب وہ سیرالیون کے اندرونی علاقہ لائبیریا کا دورہ کرنے والے ہیں۔

(مرتبہ نظارت دعوت و تبلیغ)

ایک محسن کی یاد میں

۲

جناب حافظ سید عبدالمجید صاحب مرحوم آف منصوری کی زندگی کے حالات

(از سید فضل الرحمن صاحب فیضی کمرشیل ہاؤس کوہ منصوری)

مکہ میں آمد

۱۹۱۴ء میں جب قبلہ عم حافظ سید عبدالمجید صاحب (مرحوم) اور میرے دوسرے چچا صاحب حج کرنے کیلئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ تو میں ان دنوں وہیں موجود تھا۔ اور دو سال مکہ شریف میں گذار چکا تھا۔ اس وقت میری عمر چودہ سال کی تھی۔ اور وہاں کے ایک اسکول مدرسۃ الفخریہ میں پڑھا کرتا تھا۔ قبلہ چچا صاحب مرحوم جن کو اللہ تعالےٰ نے تبلیغ احمدیت کے لئے ایک مخصوصانہ جوش و مستحسن ملکہ عطا کیا ہوا تھا۔ مکہ معظمہ میں تشریف لاکر فریضہ حج کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اپنے حلقۂ حجاج میں تبلیغ کیا کرتے تھے ان کی مجالس میں احمدیت کا ہی تذکرہ رہتا۔ ان ایام میں سب سے پہلی جو قادیانیت کی عملی بات میں نے اپنے ہر دو احمدی چچا صاحبان میں دیکھی وہ یہ تھی۔ کہ یہ دونوں بزرگ اکثر حرم شریف میں روزانہ جاتے۔ طواف کرتے دعائیں بھی کرتے۔ لیکن غیر احمدی اماموں کے پیچھے نمازیں نہ پڑھتے۔ بلکہ اپنی نمازیں علیحدہ حرم شریف میں ادا کیا کرتے تھے۔ دعاؤں کے سلسلہ میں مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ طواف کعبہ سے فارغ ہو کر حلقہ حطیم میں قبلہ چچا صاحب نے اپنے سارے خاندان کے احمدی ہو جانے کیلئے بکمال عجز و انکسار آنکھوں کیساتھ درد بھری دعائیں کیں۔

خاتم النبیین پر گفتگو

مکہ معظمہ میں آپ نے اپنے نوعمر بھتیجے یعنی اس عاجز کو بھی احمدیت کی تبلیغ کی اور اپنی بزرگی و تعمقِ علم کے باوجود کمال توجہ کے ساتھ وہ مجھ سے تبادلۂ خیالات کیا کرتے حیرت کی بات تھی۔ کہ اس زمانہ کے "علماء دین" تو اپنے ہم خیالوں کی طرف بھی اتنی توجہ نہیں فرمایا کرتے۔ نوعمروں کی طرف مذہبی توجہ کا تو ذکر ہی کیا لیکن اس طرف یہ حال تھا کہ میرے چچا صاحب نہایت محبت و اخلاص اور کامل توجہ کے ساتھ اس عاجز سے مذہبی گفتگو فرماتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیحیت و نبوت سے آگاہ کرتے تھے۔ اپنے مولوی صاحبان کی زبانی عام عقائد کی سنی سنائی باتیں میرے کانوں میں پڑی ہوئی تھیں۔ لہٰذا چچا صاحب مرحوم نے جب "مسلمانوں" کے عام خیالات و مروجہ عقائد کے صریح خلاف اس وقت میرے سامنے باتیں بیان فرمائیں۔ تو میں نے بھی اپنی طرف سے "ایک زبردست" اعتراض جڑ دیا۔ اور وہ یہ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تو نبوت ختم ہو چکی ہے۔ اب مرزا صاحبؑ کیسے نبی ہو سکتے ہیں؟ چچا صاحب مرحوم نے نہایت اطمینان سے فرمایا کہ "کون کہتا ہے کہ نبوت ختم ہو چکی"؟ میں نے فوراً آیت خاتم النبیین پڑھ دی۔ اس پر ارشاد ہوا کہ قرآن مجید میں دیکھکر بتلاؤ کہ وہاں لفظ خاتِم ہے یا خاتَم۔ خاتَم النبیین کو دیکھکر میں خاموش سا ہو گیا۔ کیونکہ وہاں رہکر عربی بول چال سیکھ گیا تھا۔ اور خوب جانتا تھا کہ خاتَم مہر کو کہتے ہیں...... (مکہ معظمہ میں اپنے نام کی مہر کھدوا کر رومال کے ساتھ باندھے رکھنا فیشن میں داخل تھا۔ اور میں بھی اپنے نام کی مہر بنوا چکا تھا اور خاتَم کو جانتا تھا) لہٰذا "خاتَم النبیین" کو پڑھ کر میں نے کہدیا اور بلا جھجک و یقین کے ساتھ کہدیا کہ اس جگہ نبیوں کی مہر کا مطلب خواہ کچھ بھی ہو۔ پر نبوت تو یہاں ختم ہوتی نہیں"

یہ سنکر چچا صاحب مرحوم نے بکمال مسرت شاباش و جزاک اللہ فرمایا اور ساتھ ہی اجراء نبوت پر سورۃ الاعراف والی آیتہ " یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم.....الخ قرآن مجید کھول کر مجھے دکھائی!

علماء سے گفتگو

اب میں حیرت میں گم تھا۔ کیونکہ اس وقت ایک ایسی حقیقت کا انکشاف میرے سامنے ہوا تھا۔ جو مسلمانوں کے عام خیالات و مروجہ عقائد کے قطعی خلاف تھا...... یعنی نبوت ختم نہیں ہوئی۔ دوران تبلیغ میں قبلہ چچا صاحب مرحوم مجھ سے یہ بھی فرماتے رہتے کہ ان باتوں کے متعلق تم اپنے علماء سے بھی استفسار کرتے رہو۔ چنانچہ میں استاذی المکرم علامہ سید عبدالحق القادری۔ جو مکہ مکرمہ کے مشہور علماء میں سے تھے۔ اور ایک دوسرے بزرگ الشیخ محمد عبداللہ المدنی سے بھی ان اختلافی مسائل پر استفسار کیا کرتا۔ لیکن ہر دفعہ تھوڑی دیر کے بعد ان بزرگوں سے میں یہی جواب پاتا کہ تم ابھی نوعمر ہو۔ ان باتوں سے تمہیں کیا مطلب۔

قبول احمدیت

اس قسم کے جوابوں سے جب میری تسلی ہو گئی کہ یہاں تو معاملہ خالی نظر آتا ہے۔ تو پھر میں نے اپنے قادیانی چچا صاحب مرحوم سے عرض کیا۔ کہ ہاں نبی آ سکتے ہیں۔ اب آپ مجھکو حضرت مرزا صاحبؑ کے حالات سنائیں"۔ تب میری درخواست پر انہوں نے ذکر حبیب چھیڑ دیا۔ وہ سناتے رہے اور میں سنتا رہا۔ کئی دن گذر گئے اس ضمن میں اختلافی مسائل یکے بعد دیگرے میرے سامنے بڑی خوش اسلوبی سے اور عام فہم طریق پر بیان ہوتے اور حل ہوتے گئے۔ بالآخر اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے میں مکہ معظمہ میں ہی احمدی ہو گیا اور غیر احمدی اماموں کے پیچھے نماز پڑھنی ترک کر دی۔ اخویم میر ولی محمد صاحب مرحوم بھی ان دنوں ہمارے ساتھ ہی مکہ معظمہ میں تھے۔ قبلہ چچا صاحب مرحوم نے ان کو بھی خوب تبلیغ کی اور وہ بھی وہیں احمدی ہو گئے

خلافت ثانیہ کا ذکر

اسی سال یعنی ۱۹۱۴ء میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بھی حج کی غرض سے مکہ معظمہ تشریف لائے ہوئے تھے اور قبلہ چچا صاحب مرحوم سے ملتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ جب چچا صاحب مرحوم خواجہ صاحب کی قیام گاہ پر گئے تو مجھے بھی ساتھ لے گئے وہاں ان دونوں بزرگوں میں ایک گرما گرم بحث چھڑ گئی ادھر خواجہ صاحب بار بار کہتے۔ کہ میاں صاحب غلو کر رہے ہیں۔ ادھر چچا صاحب کہتے ہرگز نہیں۔ آپکو حضرت میاں صاحب کی ذات سے عناد ہے۔ میری سمجھ میں کچھ نہ آتا کہ کیا معاملہ ہے۔ کیونکہ ان ایام میں خلافت کے سوال پر جو اختلاف جماعت میں رونما ہو چکا تھا اس سے میں ہنوز ناآشنا تھا۔ ملاقات کے بعد میں نے چچا صاحب مرحوم سے دریافت کیا کہ میاں صاحب میاں صاحب کا کیا جھگڑا تھا۔ تب انہوں نے لاہور و قادیان کی داستان

بنا کر حقیقت اختلاف سے مجھ کو آگاہ کیا اور لاہوریت سے محفوظ کر کے قادیانی بنا لیا۔ اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قبلہ چچا صاحب مرحوم کو ابتدا سے ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات سے کس درجہ محبت و عقیدت تھی اور قادیان یعنی جلوہ گاہ مسیح الانام سے ہی مخلصانہ وابستگی رکھتے تھے۔

احمدیت کے متعلق تربیت

فریضۂ حج سے فارغ ہو کر، جب ہندوستان آنے لگے۔ تو جنگ عظیم ہو رہی تھی۔ اور سلسلہ رسل و رسائل روز بروز مخدوش ہوتا جا رہا تھا۔ اس لئے چچا صاحبان مجھ کو اور میری والدہ صاحبہ کو بھی مکہ معظمہ سے واپس ہندوستان لے آئے۔ جدہ میں، جہاز میں، بمبئی میں اور پھر راستہ میں منصوری تک چچا صاحب مرحوم کا محبوب ترین مشغلہ تبلیغ احمدیت تھا۔ ہندوستان میں پہنچ کر انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں مجھ سے بیعت کا خط لکھوا دیا۔ اور پھر بسبیل تربیت و استقامت آہستہ آہستہ میرے اندر احمدی لٹریچر کے مطالعہ کا شوق بھی پیدا کر دیا۔ کس طرح سے؟ ناظرین کرام نوٹ فرمالیں کہ تربیت اولاد کے سلسلہ میں یہ بھی کام کی بات ہے۔ قبلہ چچا صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یا کسی اور احمدی بزرگ کی کوئی کتاب لے کر اس میں سے کچھ ابتدائی حصہ عبارت پہلے خود پڑھ کر سناتے یا نفس مضمون کا تعارف کرا دیتے پھر مجھ کو متوجہ و دلچسپی لیتا ہوا دیکھتے تو فرماتے کہ اب اس کتاب کو تم خود پڑھ جاؤ۔ اس طریق پر ابتدائی عمر میں ہی کتب بینی کا ایک شوق مجھ میں پیدا ہو گیا تھا اور بفضلہ تعالیٰ چچا صاحب مرحوم کی توجہ خاص سے کافی احمدی لٹریچر دیکھنے کا موقع مل گیا تھا۔ احسان اول یعنی احمدیت کی تبلیغ کے بعد میرے اس محسن بزرگ نے جو دوسرا احسان مجھ پر کیا وہ احمدی تربیت کا تھا فجزاہم اللہ احسن الجزاء

والد صاحب کا احمدی ہونا

میرے والد صاحب ابھی تک احمدی نہیں ہوتے تھے۔ اور چچا صاحب مرحوم کو جیسا کہ عرض کر چکا ہوں اس بات کا بے حد قلق تھا۔ والد صاحب احمدیت کی مخالفت میں کافی جوش رکھتے تھے۔ اور بعض اوقات تو اس رد میں لطیفے بھی کر جاتے تھے۔ مثلاً قبلہ چچا صاحب مرحوم کے یہاں ایک طوطا تھا جو "میاں مٹھو ہیں قادیانی" کہنا سیکھا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ میرے والد صاحب جو اس کے پنجرے کے پاس سے گزرے تو طوطے نے کہنا شروع کر دیا۔ "میاں مٹھو ہیں قادیانی" والد صاحب اسے برداشت نہ کر سکے، اور جھنجھلا کر بولے۔ لاحول ولا قوۃ، یہ لوگ تو جانوروں تک کا بھی دھرم نشٹ کر دیتے ہیں۔ بھلا آدمیوں کو کیا چھوڑیں گے۔" درحقیقت ان کی مخالفانہ روش میں مولویان زمانہ سے پرانی قسم کا ایک حسن ظن تھا اور ان لوگوں کو احمدیت کی مخالفت میں پیش از پیش دیکھ کر خود بھی مخالفت کو کار ثواب سمجھتے تھے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں انہوں نے کبھی کوئی ناشائستہ بات یا بے جا کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ یہ نیکی فطرتاً ان میں موجود تھی۔ قبلہ چچا صاحب مرحوم ان کی ہدایت کے لئے بہت بہت دعائیں کیا کرتے تھے۔ خدا کی شان کہ ان کے احمدی ہونے کا وقت بھی آن پہنچا۔

واقعہ یوں ہوا کہ ایک مقدمہ میں والد صاحب نے ایک بڑے نامور مولوی صاحب کو، جن سے وہ بہت عقیدت رکھتے تھے۔ شہادت میں طلب کرایا۔ مولانا صاحب نے عدالت میں جھوٹ بول دیا۔ اس غیر متوقع بات کو دیکھ کر والد صاحب کی ساری حسن ظنی جو طبقہ مولویان سے ان کو تھی یک دم کافور ہو گئی۔ اب وہ حیران تھے، ناراض بھی اور رنجیدہ بھی۔ قبلہ چچا صاحب مرحوم نے یہ دیکھ کر والد صاحب سے عرض کیا کہ مولوی صاحبان کی یہ حالت نہ ہوتی تو آپ سوچیں کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام ہی کیوں مبعوث ہوتے۔ ان لوگوں کی حالت بگڑی تب ہی تو خدا کا مسیح آیا۔ اب آپ بھی ایمان لے آئیں۔" والد صاحب کی سمجھ میں یہ بات آگئی۔ انہوں نے کہا "بہت اچھا آمنا وصدقنا" اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں بیعت کا خط لکھ دیا اور اب ہمارا سارا خاندان احمدی ہو چکا تھا۔

جلسہ تحریک جدید لجنہ اماء اللہ لاہور

لجنہ اماء اللہ لاہور کا مرکزی جلسہ تحریک جدید حسب الحکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۸ جولائی ۱۹۳۸ء زیر صدارت بیگم صاحبہ قاضی محمد اسلم صاحب مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ قاضی محمد اسلم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ انیس مطالبات تحریک جدید نہایت عالمانہ تقریر کے ساتھ بیان فرمائے۔ مستورات لاہور کے علاوہ بیگم صاحبہ میر محمد اسحٰق صاحب و بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد صاحب اور ان کی ہمشیرہ بھی تشریف لائیں

خاکسار۔ سکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور

وصیتیں

۵۰۳۷ منکہ غلام حسین ولد میاں گل محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ گورنمنٹ پنشنر و زمینداری عمر ۶۱ سال قمری تاریخ بیعت حقیقی ۱۹۰۱ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ بعد وفات جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ماہواری پنشن کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی اس وقت بعد کمیوٹیشن میری پنشن ما عہ ۱۲/ ماہوار ہے۔ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے

نام موضع	جائیداد	تفصیل	تخمینہ قیمت
قادیان	مکان سکنہ دارالفضل محلہ	ملکیت	۱۵۰۰۰/
"	دکان پرانی آبادی میں	رہن	۱۰۰/
"	اراضی سکنی ۱۶ کنال دارالانوار	ملکیت	۴۰۰۰/
مالیہ	۲ کنال اراضی زرعی	"	۱۲۱۰/
بھینی میاں خاں	۱۱ کنال	رہن	۲۶۹/
"	۱۰ کنال	"	۲۲۲/۸
"	۹ کنال	"	۱۹۳/
بھینی بانگر	۱۱ کنال	"	۱۲۵/
روڑا مہڑ	۱۱ کنال	ملکیت	۸۱۵/
"	۷ کنال	"	۴۰/
کھارا	۴ کنال	رہن	۲۰۰/
جھنگ شہر	دو عدد مکان سکنی بشراکت دیگراں	ملکیت	۶۰۰۰/
"	۱۳ کنال زرعی	"	۱۰۰۰/
محمود آباد سندھ	ایک سو بیس ایکڑ ۹۶۰ کنال	"	۲۴۰۰۰/

(۹۴)

اس کی قیمت بالاقساط ادا ہو رہی ہے۔

نوٹ:۔ جائیداد گھٹتی بڑھتی ہے۔ اور قیمتیں بھی ایک نہیں رہتیں۔ یہ جو قیمتیں دی گئی ہیں۔ موجودہ وقت کا تخمینہ ہیں۔ سندھ کی زمین کا سودا ہو رہا ہے۔ عنقریب میرے پاس نہ رہیگی۔

العبد:۔ غلام حسین پی۔ ای۔ ایس پنشنر۔ قادیان دارالفضل

گواہ شد:۔ اصغر علی مہاجر گورنمنٹ پنشنر محلہ دارالفضل۔ قادیان

گواہ شد:۔ ڈاکٹر قاضی لعل دین پنشنر دارالفضل۔ قادیان

۶۰۳۲ منکہ عبدالغنی ولد میاں قطب الدین مرحوم قوم قریشی پیشہ دکانداری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ایک مکان سکونتی محلہ دارالبرکات میں ہے اور ایک دکان جس کا راس المال ملا کر کل جائیداد قیمتی ۱۶۰۰/ روپے کی ہے جس میں ہم دو بھائی اور تین بہنیں اور والدہ حصہ دار ہیں۔ مطابق شریعت میرے حصہ کی جائیداد ۴۰۰/ روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ میں دکانداری کرتا ہوں جس میں میری ماہوار آمد تقریباً دس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر میں کوئی رقم اپنی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ انجمن احمدیہ قادیان کروں تو وہ رقم جائیداد کی حصہ وصیت میں منصور ہوگی۔

العبد:۔ عبدالغنی بقلم خود گواہ شد:۔ محمد اکمل بقلم خود قادیان

گواہ شد:۔ فضل حق بقلم خود برادر حقیقی موصی

۵۰۶۴ منکہ محمد اسرائیل احمد ولد میاں اللہ دتا صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن عہدی پور ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۴۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد اسرائیل احمد بی۔ اے ۳۱۱ لیک سکوئر نئی دہلی

گواہ شد:۔ عبدالمجید احمدی ۴۵ لیک سکوئر نئی دہلی

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ مہار ۳۱۱ لیک سکوئر نئی دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہنکاؤ ۱۹ر جولائی۔ آج صبح جاپانیوں کے ۲۷ ہوائی جہازوں نے ہنکاؤ پر زبردست حملہ کیا اور بے شمار بم برسائے۔ لوگ حملہ سے بچاؤ کے لئے ایک تھیٹر میں جمع ہو گئے۔ حملہ آوروں نے وہاں بھی بم گرانے شروع کر دیئے جس سے تھیٹر کو آگ لگ گئی اور ۵۰۰ کے قریب آدمی آگ میں جھلس گئے۔ چانگ شا پر بھی جاپانی طیاروں نے حملہ کیا اور چینیوں کے ۸ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے۔ ۲۰ر جولائی کی ایک خبر ہے کہ ہنکاؤ پر دوبارہ حملہ ہوا تھا۔ اس میں ۱۵۰ آدمی ہلاک و زخمی ہوئے۔

ویلنشیا ۱۹ر جولائی۔ ویلنشیا کے نزدیک ہسپانوی سمندر میں پانچ ہوائی جہازوں نے ایک برطانی جہاز پر خوفناک بمباری کی جس سے برطانی جہاز کو آگ لگ گئی اور ۸ جہازران سمندر میں غرق ہو گئے۔

ناگپور ۱۹ر جولائی۔ حکومت کی طرف سے واردھا کے کرافورڈ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کی درخواست پر لڑکوں کو شوٹنگ کی اجازت دی گئی ہے البتہ یہ سوال سے کہ ہر سکول کے طلبا کو شوٹنگ کی اجازت نہیں دی گئی۔ حکومت نے یہ بھی کہا ہے کہ اس قسم کی شوٹنگ کے لئے اگر دوسرے سکول بھی درخواست کریں گے۔ تو ان کی درخواست پر غور کیا جائے گا۔

امرتسر ۱۹ر جولائی۔ کسانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ر جولائی کو نہروں کے لوگوں کے موجودہ کم کرنے کے متعلق نئے بندوبست کے خلاف امرتسر ڈسٹرکٹ بندوبست کمیٹی اور اس کی ماتحت جماعتوں کے زیر اہتمام مظاہرہ کیا جائے۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ایک امتناعی حکم جاری کیا ہے جس کے ذریعہ اس مظاہرہ کو ممنوع قرار دیا ہے یہ حکم ۔ دن تک نافذ رہے گا۔ اس حکم کے باوجود کسانوں نے کل امرتسر میں مظاہرہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ آج ۲۰۰ کسان کارکنوں اور لیڈروں کا ایک جلسہ ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مظاہرہ کیا جائے۔ ۲۰ر جولائی کی خبر ہے کہ آج کسانوں کے ایک بھاری مجمع نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کی تو پولیس نے لاٹھی چارج کیا جس سے ۳۰۰ کے قریب کسان زخمی ہو گئے۔

شملہ ۱۹ر جولائی۔ جنوبی وزیرستان میں ملا شیر علی کے ایک لشکر نے خاصہ دار اور سکاؤٹوں کا زبردست مقابلہ کیا جس میں ایک ہندوستانی افسر اور ایک سکاؤٹ زخمی ہوا اور دو سکاؤٹ ہلاک ہوئے۔ شمالی وزیرستان میں میر علی اور ایک اور کیمپ پر قبائل نے چھپ چھپ کر فائر کئے۔

لنڈن ۱۹ر جولائی۔ ملکہ رومانیہ کل ۶۲ سال کی عمر میں انتقال کر گئیں آپ ملکہ وکٹوریہ کی پوتی تھیں۔ آپ نے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔

شملہ ۱۹ر جولائی۔ اخبار زمیندار لکھتا ہے۔ کہ خان بہادر شیخ خورشید محمد کو لاہور کا ڈپٹی کمشنر مقرر کر دیا گیا ہے آپ یکم اگست کو اپنے عہدہ کا چارج مسٹر پورن آئی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کمشنر سے لیں گے

لاہور ۱۹ر جولائی۔ حکومت افغانستان نے اپنے نمائندہ سیاسی متعینہ لنڈن کے توسط سے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ شامی پیر کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ کیونکہ پچھلے دنوں اس نے افغانستان کے خلاف شورش و بغاوت بپا کرنے کی کوشش کی تھی۔

لاہور ۱۹ر جولائی۔ [illegible] لکھتا ہے کہ مقامی مجلس احرار نے اطلاع دی ہے۔ کہ مولوی عزیز الرحمن اور مولوی حبیب الرحمن صدر احرار کو مقامی پولیس نے پنجاب گورنمنٹ کے ایک وارنٹ کی بنا پر تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۴ الف کے ماتحت گرفتار کر لیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ ہر دو گرفتاریاں ان تقریروں کی بنا پر عمل میں لائی گئی ہیں جو گرفتار شدگان نے گذشتہ سال ۔ ار دسمبر کو "یوم فلسطین" کے موقع پر کی تھیں۔

گورکھپور ۲۰ر جولائی۔ سیلاب سے تقریباً ۴۰۰ دیہات زیر آب ہو گئے ہیں فصلوں اور جائداد کو بھاری نقصان پہنچا ہے سیلاب زدہ علاقہ میں افسر تعینات کر دیئے گئے ہیں۔

احمد آباد ۲۰ر جولائی۔ آج شہر میں امتناع منشیات کے پروگرام کے نفاذ کی تیاریاں شروع ہیں ½ ۸ بجے شام کو ولایتی و دیسی شراب کے علاوہ افیون۔ تاڑی۔ گانجہ اور بھنگ وغیرہ منشیات کی دکانیں ہمیشہ کے لئے بند ہو جائیں گی

شملہ ۲۰ر جولائی۔ سنگاپور کی اطلاع مظہر ہے کہ ملایا فیڈرل سٹیٹس میں ملیریا کے علاج کا جو تجربہ ہو رہا تھا۔ وہ بہت موثر ثابت ہوا ہے۔ ایڈوائزری بورڈ نے سفارش کی ہے کہ نئی دوا "کونین" کے نعم البدل کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہے کونین کے مقابلہ میں اس کی ایک تہائی مقدار مریض کے لئے کافی ہو جاتی ہے

ایتھنز ۲۰ر جولائی۔ آج صبح تمام یونان میں زلزلے کا ایک زبردست جھٹکا محسوس کیا گیا۔ جس سے بہت سے مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔ ایک گاؤں بالکل تباہ ہو گیا

شملہ ۲۰ر جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل کندیاں سے ۹ میل کے فاصلہ پر طیارہ کے ایک حادثہ میں ایک برطانی افسر ہلاک اور ایک افسر شدید زخمی ہوا۔

لنڈن ۲۰ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے فضائی تجدید اسلحہ کا کام شروع کر دیا ہے۔ برطانیہ کا پروگرام امن عالم کے لئے تہدید آمیز ہے۔ ابی سینیا میں اطالیہ کی جنگ چین پر جاپان کے حملے اور آسٹریا کو ساتھ ملانے سے متعلق جرمنی کے اقدام میں سے کوئی بھی اتنا خطرناک جارحانہ اقدام نہ تھا جتنا کہ برطانیہ کا یہ جارحانہ اقدام ہے

جبل الطارق ۲۰ر جولائی۔ ہسپانیہ کے باغیوں کی طرف سے آج پھر ویلنشیا اور دیگر ساحلی مقامات پر بمباری کی گئی لیکن ابھی تک نقصان جان و مال کا صحیح اندازہ معلوم نہیں ہو سکا۔

کٹک ۲۰ر جولائی۔ سیاسی حلقوں میں اس سوال پر بحث ہو رہی ہے کہ آیا گورنر اڑیسہ لگان داری کے بل کو منظور کر لیں گے یا وائسرائے کی خدمت میں پیش کریں گے۔ وزارت اڑیسہ بل کو منظور کرانے کے لئے انتہائی کوشش کر رہی ہے اور بل کی عدم منظوری وزراء کو مستعفی ہونے پر مجبور کر دے گی۔

روما ۲۰ر جولائی۔ قصر وینزیا میں مسولینی اور امریڈی وزیر اعظم ہنگری کے درمیان مبادلہ افکار شروع ہو گیا ہے جس کا جواب یہ ہے کہ اطالیہ۔ جرمنی اور ہنگری کے اتحاد کو مضبوط تر بنایا جائے گفت و شنید کے بعد انہوں نے تقریریں کیں جس میں بیان کیا کہ ہمارے دوستانہ تعلقات کے قیام کا یہی مقصد ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔

لنڈن ۲۰ر جولائی۔ وزیر خارجہ لارڈ ہیلیفکس نے جرمنی کے ایک ایلچی سے جسے ہر ہٹلر نے بھیجا تھا۔ ملاقات کی۔ انگلستان کے اخباروں کا خیال ہے کہ وہ انگلستان اور جرمنی کے درمیان اچھے تعلقات قائم کرنے کے سلسلہ میں پیغام لایا تھا۔ لارڈ ہیلیفکس نے جواب دیا کہ اگر جرمنی یہودی پناہ گزینوں کے مسئلہ کو حل کرنے میں امداد کرے گا تو برطانیہ اور جرمنی کے تعلقات اچھے ہو سکتے ہیں۔

پیرس ۲۰ر جولائی۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ ملک معظم کے ہمراہ فرانس آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے فرانس کے وزیر خارجہ اور وزیر اعظم سے ملاقات کی اور کہا برطانیہ اور فرانس دونوں کو لنڈن کے معاہدہ کے مطابق بین الاقوامی معاملات میں باہمی اتحاد عمل اور یگانگت سے کام لینا چاہیئے۔

لنڈن ۲۰ر جولائی۔ آج یورپ کے ایک علاقہ میں شدید بارش ہوئی۔ اس کے بعد زلزلے کا شدید جھٹکا محسوس ہوا جس سے آٹھ دیہات تباہ ہو گئے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی